فعل غیر پر طلاق اور قسم

عرف میں طلاق کی مروجہ صورت

۱...... صورت مسئولہ میں ذکر کردہ الفاظ (طلاق ہے کہ میں پیسہ دوں گا....طلاق ہے کہ تم پیسہ نہیں دو گے وغیرہ) کا تعلق کسی فعل کے ساتھ ہیں، چاہے وہ فعل اپنا ہو، یا غیر کا فعل ہو بہر صورت یہ تعلیق کے حکم میں ہے اور تعلیق کے متعلق علامہ شامی لکھتے ہیں :شرط کی موجودگی سے طلاق واقع ہوجاتی ہے، چاہے اس کا تعلق کہنے والے کے اپنے فعل سے ہو اور یا کسی غیر کے فعل سے ہو، بہر صورت طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

قال فی "الشامیة":

"علی الطلاق لاافعل کذا،وقد مر ان الوقوع بقوله:علی الطلاق انما هو للعرف ؛لانه فی حکم التعلیق......وحاصله ان کل تعلیق یمین سواء کان تعلیقا علیٰ فعله،اوفعل غیره ،او علی مجیء الوقت....."

(باب التعلیق: ۴/ ۵۷۹)

۲...... طلاق کے لفظ سے قسم واقع نہیں ہوتی ہے۔

قال فی" الخانیة":

"سوکند خورم بطلاق که این کارنکنم لایکون یمینا ؛لانه وعد وتخویف."

(۲/ ۷)

"لوقال:سوکندمیخورم بطلاق،لیس بتطلیق ؛لان الناس لم یتعارفوه یمنا."

(الهندیة: ۲/ ۵۸)

۳...... کسی دوسرے کے فعل پر دوسرے کی طلاق معلق کرنے سے طلاق اس وقت واقع ہوتی ہے جب مخاطب اس فعل کو قبول کرے۔

قال فی" الشامیة":

"مطلب: قال لتفعلن کذافقال نعم."

(کتاب الایمان:)

۴...... کسی اور کے فعل پر طلاق معلق کرنے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے، بشرطیکہ طلاق کی نیت کی ہو۔

قال فی "اعلاء السنن":

"روینا من طریق حمادبن سلمة.....فقال له ابن عمرؓ:والله لتطلقنها،کرر ذلک ثلاث مرات .....وفیه دلیل علیٰ ان من اقسم وقال لتفعلن کذاولم ینو شیئا،او نویٰ انه یفعل

ذلک ولابد،فھوحالف .فان لم یفعل الخاطب حنث،وان اراد بہ الاستحلاف فھو
استحلاف ،ولاشئی علیٰ واحدمنھمااذالم یفعل ،کذافی فتح القدیر(۴/۴۷۲)"
(کتاب الایمان: ۱۱/۴۲۷)

قال فی الشامیۃ:

"قال لغیرہ :واللہ لتفعلن کذا فھو حالف فان لم یفعلہ المخاطب حنث..."
(۵/۷۱۹)

رجل قال لاخر:واللہ لتفعلن کذا وکذا ،ولم ینو استحلاف المخاطب ولامباشرۃ الیمین علی نفسہ ،فلاشئی علی واحد منھما،اذالم یفعل
المخاطب ذلک ،وان نویٰ القائل الحلف بذلک یکون حالفا.

(الھندیہ: ۲/۶۰)

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۲/۴۱)

(کفایت المفتی: ۹/۱۱۰)

(الفتاویٰ الخانیہ: ۲/۸)

۵...... عوام میں جومشہور ہے کہ تین دفعہ طلاق دینے سے قسم واقع ہوتی ہے،غلط ہے۔کیونکہ قسم کاتعلق اللہ تعالیٰ کی ذاتی اور صفاتی نام سے ہے۔

قال فی الھندیہ:

"واما رکن الیمین باللہ ،فذکراسم اللہ وصفتہ."(۲/۵۱)

بدائع الصنائع(فصل:فی رکن الایمان: ۴/۱۵)

وفی الشامیۃ:"والیمین باللہ تعالیٰ...وظاھرہ لوحلف بغیرہ لم یکن یمینا."
(۸/۳۵۱)

۶...... صورت مسئولہ میں:''زماسہ خلاصہ یہ''ان جیسے الفاظ ہمارے عرف میں طلاق کے لیےاستعمال ہوتے ہیں۔لہذااس سےایک طلاق رجعی واقع ہوگی،بشرطیکہ اس کےخلاف پرکوئی قرینہ نہ ہو۔

قال فی "الشامیۃ":

"فان سرحتک کنایۃلکنہ فی عرف الفرس غلب استعمالہ فی الصریح .فاذا قال :رھاکردم

اى سرحتک يقع به الرجعى.....“

(كذافى فتاوىٰ عثمانى: ١٥٢/٦)

(كذافى فتاوىٰ حقانيه: ۴۷۷/۴)

(كذافى احسن الفتاوىٰ: ١٨٩/٥)

اوزه چى بيادى نه ووينم.....وزه زماله كوره.....زماده كور خوند به بيانه وگورى.....

مذکورہ بالالفظوں سے ایک طلاق بائن واقع ہوجاتی ہے، بشرطیکہ طلاق کی نیت کی ہو۔

”الكنايات لاتطلق بها قضاء الا بنية،او دلالة الحال وهى مذاكرة الطلاق او الغضب.....فنحو اخرجى واذهبى وقومى.....“

(باب طلاق الكنايات: ۵۱۷/۴)

(كذا فى الهندية:باب الكنايات)

والله اعلم بالصواب.

السيد كليم الله الحرمزئى.

دار الافتاء والقضاء،دار العلوم حرمزئى.